گالی کے جواب میں گالی دینا

مجیب: ابو حفص مولانا محمد عرفان عطاری مدنی

فتوی نمبر: WAT-2913

تاریخ اجراء: 22 محرم الحرام 1446ھ / 29 جولائی 2024ء

دار الافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

اگر کوئی شخص کسی کو گالی دے، تو جواب میں سامنے والا بھی اس کو گالی دے، تو سامنے والے شخص کا جواباً گالی دینے کا کیا حکم ہے؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

گالی کے الفاظ مختلف طرح کے ہوتے ہیں، بعض گالیاں انتہائی فحش قسم کی ہوتی ہیں، اور بعض فحش تو نہیں ہوتیں مگر اس میں سامنے والے کو بُرا بھلا کہنا پایا جاتا ہے۔ فحش گالیاں جیسے فی زمانہ ایک دوسرے کو جھگڑے وغیرہ کسی موقع پر جو گالیاں دی جاتی ہیں، تو وہ عام طور پر فحش ہی ہوتیں ہیں، ایسی گالیاں ابتداءً دینا، یا اگر سامنے والے نے دی ہو تو اسے جواب کے طور پر دینا، شرعاً ناجائز و گناہ ہے، اس کی کسی صورت اجازت نہیں، البتہ وہ گالی جو کہ فحش نہ ہو، بلکہ اس میں صرف سامنے والے کو بُرا بھلا کہنا پایا جائے، تو ایسی گالی بھی ابتداء کسی مسلمان کو دینا، ناجائز و گناہ ہے کہ اس میں دوسرے مسلمان کو ایذا و تکلیف پہنچانا ہے جو کہ جائز نہیں، البتہ اگر کسی نے ابتداءً ایسی گالی دی جو فحش نہیں، مگر اس میں سامنے والے کو برا بھلا کہنا پایا گیا ہے، تو اگر سامنے والا بھی اسی کے مطابق جواب میں اُسے بُرا بھلا کہہ دے تو یہ اگرچہ گناہ نہیں کہ یہ اپنے اوپر ہونے والے ظلم کا بدلہ لینا ہے، جس کی شرعاً اجازت ہے، اور حدیث مبارکہ کے مطابق اس صورت میں دونوں کی برائیوں کا وبال ابتدا کرنے والے پر ہوگا، البتہ اس موقع پر بھی بہتر و افضل یہ ہے کہ برائی کا بدلہ برائی کے ساتھ دینے کے بجائے سامنے والے کے ساتھ بھلائی سے پیش آئے، اُس کی بات سے درگزر کرے اور صبر کرتے ہوئے اُسے معاف کر دے۔ عام طور پر دیکھا یہی جاتا ہے کہ جب گالی کے جواب میں گالی دی جاتی ہے، تو جھگڑا مزید بڑھ جاتا ہے، جبکہ اگر گالی سن کر دوسرا شخص خاموش رہے اور صبر کرے تو جھگڑا وہیں پر ختم ہو جاتا ہے، لہذا ایسی صورتحال میں صبر سے ہی کام لیا جائے۔

گالی دینے کے متعلق، صحیح بخاری شریف کی حدیث پاک میں ہے:"أن النبي صلى الله عليه وسلم قال: سباب المسلم فسوق" ترجمہ: نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسلمان کو گالی دینا گناہ ہے۔
(صحیح البخاري، کتاب الایمان، ج1، ص19، رقم الحدیث: 48، دار طوق النجاۃ)

سیدی اعلی حضرت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن فتاوی رضویہ میں ارشاد فرماتے ہیں:"کسی مسلمان جاہل کو بھی بے اذن شرعی گالی دینا حرام قطعی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم فرماتے ہیں: سباب المسلم فسوق رواہ البخاری و مسلم۔" (فتاوی رضویہ، ج21، ص127، 128، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

ایک دوسرے مقام پر فتاوی رضویہ میں ہی فرماتے ہیں:"کسی مسلمان کو بلاوجہ شرعی ایذا دینا حرام ہے اور گالی دینا سخت حرام ہے اور بعض گالیاں تو کسی وقت حلال نہیں ہوسکتی اور ان کا دینے والا سخت فاسق اور سلطنت اسلامیہ میں اسی (80) کوڑوں کا مستحق ہوتا ہے، ان سے ہلکی گالی بھی بلاوجہ شرعی حرام ہے۔" (فتاوی رضویہ، ج6، ص538، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

آپس میں گالی دینے والے دو لوگوں کی برائی کا وبال ابتدا کرنے والے پر ہوگا، چنانچہ صحیح مسلم شریف کی حدیث پاک ہے:"عن أبي هريرة، أن رسول الله صلى الله عليه وسلم، قال: المستبان ما قالا فعلى البادئ، ما لم يعتد المظلوم" ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: آپس میں گالی دینے والے دو آدمی جو کچھ کہیں، تو اس کا گناہ ابتدا کرنے والے پر ہے جب تک کہ مظلوم حد سے نہ بڑھے۔ (صحیح مسلم، ج4، ص2000، رقم الحدیث: 2587، دار إحياء التراث العربي، بيروت)

کسی کو بدلے کے طور بُرا بھلا کہنا اگرچہ جائز ہے، مگر بہتر یہی ہے کہ برائی کا بدلہ برائی سے نہ لے اور معاف کر دے، چنانچہ اس حدیث کی شرح میں شرح صحیح مسلم للنووی میں ہے:"وفي هذا جواز الانتصار ولا خلاف في جوازه وقد تظاهرت عليه دلائل الكتاب والسنة قال الله تعالى ولمن انتصر بعد ظلمه فأولئك ما عليهم من سبيل۔۔۔ ومع هذا فالصبر والعفو أفضل قال الله تعالى ولمن صبر وغفر إن ذلك لمن عزم الامور" ترجمہ: اس حدیث میں بدلہ لینے کا جواز ہے، اور اس کے جائز ہونے میں کوئی اختلاف نہیں، اور اس پر کتاب و سنت سے دلائل ظاہر و باہر ہیں، اللہ تعالی نے ارشاد فرمایا: اور بے شک جس نے اپنے اوپر ہونے والے ظلم کا بدلہ لیا ان کی پکڑ کی کوئی راہ نہیں (یعنی اس پر کوئی سزا نہیں)۔۔۔ (مگر) اس کے باوجود صبر کرنا اور معاف کر دینا افضل

ہے، اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: اور بیشک جس نے صبر کیا اور معاف کر دیا تو یہ ضرور ہمت والے کاموں میں سے ہے۔

(شرح النووی علی مسلم، ج16، ص141، دار إحیاء التراث العربي، بیروت)

مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ مرآۃ المناجیح میں فرماتے ہیں: ”یعنی دونوں کی برائیوں کا وبال ابتداء کرنے والے پر ہو گا جب کہ دوسرا زیادتی نہ کر جاوے صرف اگلے کو جواب دے۔ خیال رہے کہ گالی کے بدلے میں گالی نہ دینا چاہیے کہ گالی فحش ہے جس سے زبان اپنی ہی خراب ہوتی ہے۔ سبّ کے معنی ہیں برا کہنا، نہ کہ گالی دینا، گالی دینے والے سے بدلہ اور طرح لو، اُسے گالی نہ دو، اگر کتا کاٹ لے تو تم اسے کاٹو مت بلکہ لکڑی سے مار دو، لہذا حدیث واضح ہے اس میں گالیاں بکنے کی اجازت نہ دی گئی۔“ (مرآۃ المناجیح، ج6، ص449، نعیمی کتب خانہ، گجرات)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)
www.daruliftaahlesunnat.net
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net